www.emarsiya.com

مرثیہ نمبر ۱۱

مرثیہ

بند (۴۹)

۱۔سجاد نے جب پرچم عباس اٹھایا☆ زنداں میں علمدار کا انداز دکھایا
سالار نیا فوج خدا کا ہوں بتایا☆ ہیبت سے ستمگاروں کا دربار بلایا
فرماتے تھے اسلام کی معیار کی خاطر
اونچا میں رکھوں گا اسے ایثار کی خاطر

☆

۲۔یہ پرچم عباس ہی اسلام کی جاں ہے☆ پیغمبر اسلام کے پیغام کی جاں ہے
جو فخر وفا ہے اسی گلفام کی جاں ہے☆ جو ہم کو ملے ہیں انھیں انعام کی جاں ہے
کونین میں ہاتھوں اسے اونچا ہی رکھوں گا
کاندھے پہ سمجھ کر اسی طوبیٰ ہی رکھوں گا

☆

۳۔اب تو یہ ہمیشہ ہی مرے ساتھ رہے گا☆ سایا کئے کونین پہ دن رات رہے گا
غازی کے عیاں کرتا یہ جذبات رہے گا☆ یہ دیں کے لئے فخر و مباہات رہے گا
جس رخ سے اسے دیکھئے جعفرؑ کا نشاں ہے
ہر سمت سے یہ فاتح خیبر کا نشاں ہے

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

۴۔اس کو بڑی شوکت سے ہے جعفر نے اٹھایا ☆ خیبر میں اسے شان سے حیدرؑ نے اٹھایا
پانے کو ظفر، صلح سے شبر نے اٹھایا ☆ عاشور کو عباس دلاور نے دن بازو کے سرور نے اٹھایا

ایمان کے شہ زوروں کا کردار علم ہے

ہر صاحب ایثار کا ایثار علم ہے

☆

۵۔اس نے ہی تو ایماں کی بڑی بات رکھی ہے ☆ اونچی نبی پاکؐ کی بھی ذات رکھی ہے
ہمراہ سکینہ کی مناجات رکھی ہے ☆ ہر پیاسے کی امیدوں کی برسات رکھی ہے

اس نے شہ لولاک کی عظمت کو سنبھالا

شبیر سے مظلوم کی طاعت کو سنبھالا

☆

۶۔ پھر دیکھنا یہ اور حشم پائیگا پرچم ☆ غاز کی حمیت کو یہ دکھلائیگا پرچم
ایمان کو معراج یہ دلوائیگا پرچم ☆ جتنے ہیں جہاں ان پہ یہ چھا جائیگا پرچم

بخشیں گی زمانے کو وفا اس کی ہوائیں

بیمار کو دے دیں گی شفا اس کی ہوائیں

☆

۷۔ عباس علمدار کی دکھلا کے یہ غیرت ☆ انسان کو کرتا ہی رہیگا یہ ہدایت
ہر دور میں ایسے کرو سرور کی اطاعت ☆ کٹ جائیں اگر ہاتھ کرو شکر حقیقت

بس یہ ہیں وفادار بتا کر یہ رہیگا

غداروں کو دنیا سے مٹا کر یہ رہیگا

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

۸۔ساحل پہ بڑا اوج ملا اس کو جری سے☆ تابندہ ہوا دن میں ہے فرزند علی سے
طاقت کا ہوا زیر ہے میدان اسی سے☆ جھک پائیگا ہرگز نہ زمانے میں کسی سے
طاقت کا یہ پائے ہوئے سیلاب علم ہے
پھر زور دکھانے کو یہ بیتاب علم ہے

☆

۹۔ یہ سچ ہے کہ ایسا کوئی پرچم تو نہین ہے☆ جیسا ہے یہ شبیر کا ہمدم تو نہیں ہے
ایسا کوئی عالم میں مصمم تو نہیں ہے☆ جواب بھی کرے دین کو محکم تو نہیں ہے
تن جاتا ہے یہ جعفر طیار کی مانند
مضبوط ہے یہ حیدر کرار کی مانند

☆

۱۰ عاشورک جب اس کا پھریرا یہ کھلا ہے☆ دریا کو اکیلے ہی نے تب چھین لیا ہے
لہراتے ہوئے دیں کے مقدر کو لکھا ہے☆ یہ کام وفا کا اسی پرچم نے کیا ہے
جس کی نہیں تمثیل وہ شہکار علم ہے
بے دست کی تلوار قلم کار علم ہے

☆

۱۱۔ زینب نے دعا دے کے ضیا بار بنایا☆ عاشور کو مصباح وفادار بنایا
عباس کے احساس کی مینار بنایا☆ ایماں کا اسے مالک و مختار بنایا
عباس علمدار کی شمشیر علم ہے
اور مقصد شبیر کی تدبیر علم ہے

☆

۱۲۔ پرچم کو اٹھائے ہوئے زندان میں بیمار ☆ کرتا ہی رہا ماتم عباس ہیں علمدار
سیدانیوں کے ہو گئے تر اشکوں سے تو رخسار ☆ نوحہ تھا یہ زینب کا مرے سید ابرار

ظالم نے ہمیں قید سے دیدی ہے رہائی
آؤں گی زیارت کو تری قبر پہ بھائی

☆

۱۳۔ پرچم لئے پھر قبر سکینہ پہ وہ آیا ☆ بولا یہ بہن تو نے کبھی چین نہ پایا
ہم جاتے ہیں اور تو نے ہے زندان بسایا ☆ پھر ننھی سی تربت پہ میرے کو اوڑھایا

ہم جاتے ہیں مرقد میں تو آرام سے رہنا
جو دکھ ہوں پھریرے کے وہ سائے میں ہی سہنا

☆

۱۴۔ میں تجھ سے جدا ہوتا ہوں معصوم سکینہؑ ☆ ہردم مجھے یاد آئے گی مظلوم سکینہؑ
تربت میں یوں اب بھی ہے تو مغموم سکینہؑ ☆ دکھ سہہ کے بڑے بن گئی مخدوم سکینہؑ

تربت کے اندھیروں سے نہ گھبرانا سکینہ
رونا نہیں جب یاد تجھے آئے مدینہ

☆

۱۵۔ میں تجھکو ہمیشہ ہی بہن یاد رکھوں گا ☆ ہر دکھ میں ترے قلب میں آباد رکھوں گا
آنکھوں میں ترے چہرے کو ناشاد رکھوں گا ☆ میں یاد تری دکھ بھری فریاد رکھوں گا

اے میری بہن تو ہوئی مرقد کے حوالے
کرنا نہ جدائی میں ہماری کبھی نالے

☆

www.emarsiya.com

۱۶۔ عابد کا بیاں سنتے ہی ہلنے لگی تربت ☆ رو کر کری یہ روح سکینہ نے خطابت
اے بھائی بتا کیسے میں بھولوں گی مصیبت ☆ تڑپاتی رہیگی مجھے تو احباب کی فرقت

اے بھائی مرے جاؤ خدا حافظ و ناصر
سکھ چین سدا پاؤ خدا حافظ و ناصر

☆

۱۷۔ بیمار اٹھائے ہوئے عباس کا پرچم ☆ زنداں سے چلا کرتے ہوئے شاہ کا ماتم
آواز سے ماتم کی لرزنے لگا عالم ☆ زنداں سے مناتا ہوا نکلا ہے بڑا غم

اس غم سے زمانے کو جھکائیگا یہ بیمار
شمشیر غم شہ کو بنائے گا

☆

۱۸۔ شبیر کا زنداں سے گھر بار چلا ہے ☆ سامان جو واپس ملا اونٹوں پہ لدا ہے
سیدانیوں نے سر کو رداؤں سے ڈھکا ہے ☆ پرچم لئے بیمار نے خطبہ یہ دیا ہے

دیکھو وہ ظفریاب ہے سرور کا گھرانہ
یہ کرب و بلا کے لئے ہوتا ہے روانہ

☆

۱۹۔ چلتے ہوئے جب شام کے بازار میں پہونچا ☆ رک کر وہاں بیمار شہ والا یہ بولا
سن لو اے ستمگاروں جو یہ کہنا ہے میرا ☆ جو قتل ہوا وہ تھا پیمبرؐ کا نواسا

ٹکرا کے ہر اک ظلم سے کنبہ یہ چلا ہے
جو عزم یزیدی تھا اسے روند دیا ہے

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

۲۰۔ میں زیرِ کئے شام کا دربار چلا ہوں ☆ باطل کئے دربار میں فی النار چلا ہوں
میں چھوڑ کے تقدیرِ ستمگار چلا ہوں ☆ سمجھاتا ہوا مقصد غفار چلا ہوں

فرما کے یہ بازار میں لہرا دیا پرچم
ہر شامی خونخوار کو دکھلا دیا پرچم

☆

۲۱۔ جاتے ہیں اسی راہ سے آئے تھے جدھر سے ☆ آنسو ہیں رواں خون کے ہر دیدۂ تر سے
طے راستے کرتے ہوئے دشوار سفر سے ☆ جا کر ملے شبیر کی وہ قبر سحر سے

لو کرب و بلا آ گیا بیمار مسیحاؑ
روتے ہوئے بے ہوش ہے لاچار مسیحاؑ

☆

۲۲۔ شبیر کی مرقد پہ بکا کرتے ہیں سجاد ☆ بے حال ہیں اور سینہ زنی کرتے ہیں ناشاد
کہتے ہیں کہ کی کرب و بلا آپ نے آباد ☆ اے بابا ستائیگی تمہاری تو ہمیں یاد

میں چھوٹ کے زنداں سے یہاں آیا ہوں بابا
ہمراہ بہن کو میں نہیں لایا ہوں بابا

☆

۲۳۔ دکھ سہہ کے بڑے مر گئی زنداں میں سکینہؑ ☆ ہر لحظہ تمہیں وہ یاد کرتی تھی حزینہ
وہ ڈھونڈتی سونے کو تمہارا ہی تھا سینہ ☆ دیتا تھا بڑے دکھ اسے شاقی وکمینہ

دفنا کے اسے قید میں، میں آیا ہوں بابا
سوغات سنانی کی میں لایا ہوں بابا

☆

www.emarsiya.com

۲۴روضے میں ہوا داخلہ زینب مضطر☆ کرتی ہے بیاں دکھڑے وہ غمگین تڑپ کر
زنداں میں بڑے ظلم ہوئے مجھ پہ برادر☆ یہ سن کے بیاں ہلنے لگی قبر منور

میں تیری مصیبت نہ کبھی بھولوں گی بھائی
ہلتی تری تربت نہ کبھی بھولوں گی بھائی

☆

۲۵۔احوال سناتی رہیں شبیر کو لاچار☆ پابند رسن روتی تھی جب بھی تجھے ناچار
تب درے مجھے مارتا تھا شمر ستمگار☆ ہنستے تھے مصیبت پہ ہماری وہ جفا کار

اے بھائی عزا تیری ہمیشہ میں کروں گی
مقصد کو ترے سامنے دنیا کے دھروں گی

☆

۲۶۔بے حال تھی رو رو کے بڑی زینب مضطر☆ روتی تھی کبھی قاسم و اکبرؑ کی لحد پر
کرتی تھی بیاں ہائے مرے ننھے سے اصغر☆ گھر بھر پہ مرے چل گئے جلادوں کے خنجر

تا عمر غم سید لولاک کروں گی
کھاتی ہوں قسم ماتم سرور میں مروں گی

☆

۲۷۔پھر قبر سے آواز یہ شبیر کی آئی☆ اے میری بہن حیدر کرار کی جائی
زنداں میں بڑی تو نے مصیبت ہے اٹھائی☆ میں روتا تھا سن سن کے بڑی تیری دہائی

آجا مرے تربت سے لپٹ جا میری بہنا
اب مل کے بہت روئیگا تجھ سے ترا بھیا

www.emarsiya.com

۲۸۔اک سمت بیاں کرتے تھے جابر سے یہ سجادؑ☆افسوس یہی ہم نے بڑی شام میں بیداد
ماں بہنیں کھلے سر تھیں میری سامنے جلاد☆درے تھا لگاتا ہمیں ہر اک ستم ایجاد
جو گزری ہے مجھ پہ نہ بھلا پاؤں گا جابرؓ
دل میں لئے دنیا سے چلا جاؤں گا جابرؓ

☆

۲۹۔اک رسی میں جکڑے ہوئے ہم سب کے گلے تھے☆اور طوق گرانبار بھی گردنمیں پڑے تھے
ہم قیدیوں کے پاؤں بڑے سوجے ہوئے تھے☆اس حال میں ہم سامنے حاکم کے کھڑے تھے
بیداد جو ہوتی تھی تڑپ جاتے تھے بچے
روتے تھے بہت دروں کو جب کھاتے تھے بچے

☆

۳۰۔دربار یزید ستم افگار سجا تھا☆اور تخت پہ غدار وفا بیٹھا ہوا تھا
اک طشت میں سر سید والا کا رکھا تھا☆دانتوں پہ ستمگار چھڑی مار رہا تھا
یہ دیکھو کے ہم دیتے تھے رو رو کے دہائی
آواز فغاں سن کے تڑپتی تھی خدائی

☆

۳۱۔پرچم لئے پھر قبر جری پر گیا بیمار☆فرماتا تھا رو رو کے یہ سرور کے علمدارؑ
تجھ سا کبھی کونین میں ہوگا نہیں سالار☆تھے ہاتھ کٹے پھر بھی کری تو نے ہے پیکار
جب مشک چھدی خیموں سے منہ موڑ لیا ہے
شرما کے لب نہر کو آباد کیا ہے

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

۳۲۔ اب میں ہوں اٹھائے ہوئے یہ آپ کا پرچم☆ لہرایا اسے میں نے ہے زندان میں جسدم
دیتے تھے سلامی اسے تب حضرت آدم☆ کہتے تھے وفاؤں کا ہے معراج پہ عالم
اس طرح سے بیمار نے کاندھے پہ رکھا ہے
اونچائی میں لگتا ہوا طوبی سے سوا ہے

☆

۳۳۔ کردار چچا آپ کا بتلاتا رہوں گا☆ دنیا میں وفا آپ کی چمکاتا رہوں گا
مرکز ہے وفا کا یہ میں سمجھاتا رہوں گا☆ یہ آئینہ قوت کا ہے دکھلاتا رہوں گا
سمجھاؤں گا دیں، جوہر کردار دکھا کر
بتلاؤں گا حق صبر کی تلوار چلا کر

☆

۳۴۔ یہ آپ کے ہی خون میں جو ڈوبا ہوا ہے☆ یوں اس میں چچا ملتی حقیقت کی ضیا ہے
پائے ہوئے یہ پیاسی سکینہ کی دعا ہے☆ دکھلاتا ہوا اس لئے یہ شان وفا ہے
یہ مشک کو ہمراہ چچا اپنے لئے ہے
الفت کو بھتیجی کی اجاگر یہ کئے ہے

☆

۳۵۔ ٹکرائیں گے مجھ سے جو بھی دین کے غدار☆ میں صبر سے کر کے ہی رہوں گا انھیں فی النار
لگتا ہے مجھے منتقم حضرت مختار☆ اس کے ہی تو سائے میں چلائیگا وہ تلوار
اٹھیں گے اسے لیکے بن مالک اشتر
پھر اور وفا آپ کی چمکیگی علم پر

☆

www.emarsiya.com

۳۶۔ایسے کیا بیمار نے سالار کا چہلم☆ سیدانیوں نے سید ابرار کا چہلم
شبیر کے اجڑے ہوئے گلزار کا چہلم☆ پیغمبر اسلام کے گھر بار کا چہلم
ہیں گونجتی بیمار کی رونے کی صدائیں
دیتی ہیں خبر جا کے یہ صغریٰ کی ہوائیں

☆

۳۷۔بے چین مدینہ میں یہ فرماتی ہیں صغریٰ☆ پردیس سے لوٹا نہیں اب تک مرا کنبہ
بتلادے کوئی مجھکو ہیں کس حال میں بابا☆ کب لوٹ کے آئیں گے اتاروں گی میں صدقہ
رہ تکتی ہوں بیچینی سے اپنے پدر کی
حسرت ہے کروں دید شہ جن و بشر کی

☆

۳۸ فرقت مرے بابا کی مجھے اتنا نہ تڑپا☆ رہ تکتے ہوئے دم نہ نکل جائے یہ میرا
آجائیں تو ہوجائے بیاباں میں اجالا☆ ہٹ جائے جو چھایا ہوا ہر سو ہے اندھیرا
اے میرے خدا تو مجھے بابا سے ملادے
صورت مجھے بھیا علی اکبر کی دکھادے

☆

۱۳۹ اتنے میں یہ آواز منادی کی ہے آئی☆ اے اہل مدینہ کرو رو رو کے دہائی
افسوس گئے مارے شہ کرب و بلائی☆ ہائے لٹی پردیس میں زہرا کی کمائی
ماتم کرو سر پیٹو غم سبط نبیؐ ہے
تاراج ہوا ہائے گلستاں علیؑ ہے

☆

۴۰۔ یہ سن کے صدا روتی ہوئی فاطمہ صغریٰ☆ کہتی ہوئی گھر سے چلی آیا میرا کنبہ
دوڑی گئی اس جا جہاں بیمار کھڑا تھا☆ کیا حال ہے یہ پوچھتی بتلا میرے بھیا
بابا کو میرے چھوڑ کے آئے ہو کہاں تم
کیوں کرتے ہو سر پیٹ کے بتلاؤ فغاں تم

☆

۴۱۔ اصغر ہے کہاں اور کہاں قاسم و اکبر☆ دکھلائی نہیں دیتے ہیں کیوں عمو دلاور
کیوں مجھکو نظر آتی ہیں ننھی سی خواہر☆ تم چھوڑ کے آئے ہو کہاں اپنا بھرا گھر
بھائی مری ہر اک کو نظر ڈھونڈ رہی ہے
ہر سمت یہ تفتیدہ جگر ڈھونڈ رہی ہے

☆

۴۲۔ پھر زینبؑ دلگیر سے بولے یہ حنیفہ☆ قرباں ہے بہن تیری مصیبت پہ یہ بھیا
افسوس میں زندہ رہا مارا گیا کنبہ☆ تا زندگی تڑپونگا یہی سوچ کے بہنا
قسمت میں مری نینوا جانا نہ لکھا تھا
جاں دلبر زہراؑ پہ لٹانا نہ لکھا تھا

☆

۴۳۔ ہیں پوچھتے زینبؑ سے بن جعفر طیار☆ بتلاؤ کہاں ہیں مرے دو شیر سے دلدار
کیسی کری ان دونوں نے مردودوں سے پیکار☆ کس شان سے صدقے ہوئے شبیر پہ جرار
کیا بات ہماری وہاں دونوں نے رکھی ہے
دادا کی طرح جنگ ہزاروں سے لڑی ہے

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

۴۴۔ یہ بیٹوں کے جوہر انھیں زینبؑ نے سنائے ☆ تھے بچوں پہ دونوں ہی لشکر کو اٹھائے
وہ سعد کے بیٹے کو تھے خیمے سے بھگائے ☆ پیاسے گئے دریا پہ تو پیاسے ہی وہ آئے
حق کے لئے دونوں نے بڑا کام کیا ہے
بے دینوں کو ہر کام پہ ناکام کیا ہے

☆

۴۵۔ پھر لڑتے ہوئے جام قضا پا گئے دونوں ☆ دادا کے جو انداز تھے دکھلا گئے دونوں
ہم فاتح خیبر ہیں یہ بتلا گئے دونوں ☆ نرغے میں ستمگاروں کے پھر آ گئے دونوں
جوہر جو دلاروں کے یہ بتلاتی تھی زینبؑ
تب خون کے آنسو بڑے برساتی تھی زینبؑ

☆

۴۶۔ کرتے تھے نبی مجلس شہدائے بہتر ☆ تھا گریہ کناں روضے پہ ہر ایک پیمبرؑ
تھے مرثیہ پڑھتے ہوئے یہ حیدر صفدر ☆ مقتل میں ہوا قتل ہمارا ہے بھرا گھر
سر کاٹا ہے شبیرؑ کا عباسؑ کے شانے
افسوس ترس کھایا نہیں اہل جفا نے

☆

۴۷۔ وہ اہل حرم دیکھو پریشان ہیں آئے ☆ دکھ درد و ستم اور مصیبت کے ستائے
بوسیدہ ہیں اک جھولا بھی سینے سے لگائے ☆ بیمار چلا آتا ہے پرچم کو اٹھائے
رو کر کرو سر پیٹ کے سالار کا ماتم
ضرغام وفا شہ کے علمدارؑ کا ماتم

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

۴۸۔ روضے پہ نبیؐ کے ہوا شبیر کا ماتم☆ پیغمبرؐ اسلام کی تصویر کا ماتم
ننھے سے جری اصغرؑ بے شیر کا ماتم☆ شبیر کی اک دختر دلگیر کا ماتم
اب چوم لو آیا ہے علم شیر علیؑ کا
زینبؑ کے اخی بازوئے فرزند نبیؐ کا

☆

۴۹ یہ خون جگر سے جو لکھا مرثیہ کشورؔ☆ سن کے اسے ممکن ہے کہیں فاتح خیبر
لکھے ہیں بڑے زینب و سجاد کے جوہر☆ ہم دیں گے تجھے حشر میں خود ساغر کوثر
تو تو ہے بڑا شاعر خوددار ہمارا
مدحت کی وراثت میں قلمکار ہمارا

☆

☆ ☆ ☆